بسم اللہ الرحمن الرحیم

عیسائی دودھ فروش سے دودھ خریدنے کا حکم

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

عیسائی اپنے گھر کے جانوروں کا دودھ بیچتا ہے، تو کیا وہ دودھ، اس سے خرید سکتے ہیں؟

جواب

عیسائی سے حلال جانورں کا دودھ خریدنا، جائز ہے، جبکہ اس کے ناپاک ہونے یا کسی حرام جانور کا ہونے کا قرینہ نہ ہو، البتہ! کفار چونکہ سخت ناپاکیوں میں ملوث ہوتے ہیں، ان کے بدن و برتن بھی عموماً ناپاک ہوتے ہیں، اس لئے تقوی یہ ہے کہ ان سے نہ خریدیں، کسی مسلمان سے خریدیں، کہ اس میں مسلمان کی مدد بھی ہے۔ فتاویٰ رضویہ میں ہے "وفی نصاب الاحتساب بعد نقل مافی الذخیرۃ بالاختصار قال العبد اصلحہ اللہ تعالٰی وما ابتلینا من شراء السمن والخل واللبن والجبن وسائر المائعات من الھنود علی ھذا الاحتمال تلویث اوانیھم وان نساء ھم لایتوقین عن السرقین وکذا یأکلون لحم ماقتلوہ وذلک میتۃ فالاباحۃ فتوی والتحرز تقوی اھ ملخصا اقول واراد بالاباحۃ مالااثم فیہ وبالتقوی الرعۃ فافھم"

(نصاب الاحتساب میں ذخیرہ کی بحث بالاختصار نقل کرنے کے بعد فرمایا بندہ عرض کرتا ہے (اللہ تعالٰی اس کی اصلاح فرمائے) اور جو ہم گھی، سرکہ، دُودھ، پنیر اور دیگر مائع چیزیں ہندوؤں سے خریدنے کے سلسلے میں بتلا ہیں، حالانکہ ان کے برتنوں کے (نجاست سے) ملوث ہونے کا احتمال ہے، اور ان کی عورتیں گوبر سے اجتناب نہیں کرتیں، اور اسی طرح وہ اپنے ذبح شدہ جانور کا گوشت کھاتے ہیں، حالانکہ وہ مردار ہوتا ہے، پس فتوی کے اعتبار سے وہ مباح ہے، لیکن تقوی یہ ہے کہ اجتناب کرے (نصاب الاحتساب کی عبارت کا خلاصہ ختم ہوا) میں کہتا ہوں: اباحت سے مراد وہ ہے جس میں گناہ نہ ہو اور تقوی سے مراد شبہات سے بچنا ہے۔ پس تم سمجھ لو۔)

(فتاویٰ رضویہ، جلد4، صفحہ504، 505، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

فتاوی رضویہ میں ہے "ہندو کے یہاں کا گوشت اور اس کی جس شے کی نسبت معلوم ہو کہ اس میں کوئی چیز حرام یا نجس ملی ہے وہ ضرور حرام ہے اور جس شے کا حال معلوم نہیں وہ جائز ہے۔" (فتاوی رضویہ، ج21، ص664، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مولانا محمد ابو بکر عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-4931

تاریخ اجراء: 06ذوالقعدۃ الحرام 1447ھ/24اپریل 2026ء